محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب پ۲۲)

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع — حافظ احمد شاکر

مطبع — زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور

ناشر — المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات — ۵۴

رمضان المبارک — ۱۴۰۹ھ

اپریل — ۱۹۸۹ء

دوسری دلیل] مرزا صاحب کے صلیبی اعتقاد کے مردود اور حضرت مسیحؑ کے آسمانی صعود اور مکر یہود بے سود و نابود ہونے کی یہ آیت ہے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ۔ الآیۃ۔ (سورۃ المائدہ ع ۵) منجملہ ان نعمتوں کے جو مسیحؑ کو دی گئیں ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے عیسیٰؑ وہ وقت یاد کر جب میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھ تجھ سے دور روک رکھے۔ یہ آیت بھی صاف مظہر ہے کہ یہود مسیحؑ کو صلیب پر چڑھا کر طمانچے مارنا وغیرہ تو درکنار ہاتھ تک نہیں لگا سکتے۔ پس متوفیک۔ ورافعک۔ مطہرک میں جو وعدہ بلا توقف پورا ہونے والا تھا وہ سوائے رفع آسمانی بمعہ جسم اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ فھو المطلوب۔

مرزائی عذر] آنحضرت صلعم کے متعلق بھی وعدہ تھا یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ حالانکہ حضورؐ کا دانت شہید کیا گیا۔

الجواب] یعصمک میں وعدہ جان سے بچا لینے کا تھا۔ جنگوں وغیرہ میں بعض اوقات زخمی ہونا وغیرہ اس کی مزید تشریح کر رہا ہے آیت اترنے سے پہلے آنحضرتؐ جان کی حفاظت کے لئے صحابہ کرام رضؓ کی جماعت اکثر اوقات ساتھ رکھا کرتے تھے جیسا کہ مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے:۔

> "چند صحابی کو برعایت ظاہر حفاظت کے لئے ہمراہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب آیت نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے سب کو رخصت کر دیا کہ اب مجھ کو تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں" (اخبار الحکم ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء ص ۲)

پس جس بچاؤ کا وعدہ ہے وہ کماحقہ پورا ہوا۔ دیکھئے مرزا صاحب

ل خلیفہ قادیان نے حال ہی میں جلسہ لائلپور کی تقریر میں کہا کہ رسول کریم بقیہ ص ۵۵۰

کو بھی تو یہ الہام ہوا تھا (تذکرۃ الشہادتین صہ۱۷ و اربعین ۲ صہ۲ بحوالہ براہین) مگر کیا مرزا پر اس کے بعد اینٹوں اور پتھروں کی بارشیں نہیں ہوئیں اور کئی ایک قسم کے مقدمات میں سخت تکالیف حتیٰ کہ کئی کئی گھنٹے عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور رہتے تھے۔ پانی پینے تک کی اجازت نہ ملتی تھی (ملاحظہ ہو القول الفصل میاں محمود احمد صہ۵۵ و سیرمسیح موعود صہ۴۵ وغیرہ)

الحاصل عصمت کا لفظ حفاظتِ جان پر بولا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ نوحؑ کے بیٹے نے جبکہ وہ طوفان میں مبتلا تھا کہا سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ۔ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا جو مجھے پانی میں ڈوبنے سے بچائے گا۔

بخلاف اس کے کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْکَ میں کفار کے ہاتھوں کو ہٹائے رکھنا فرمایا گیا ہے۔ اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ جب آنحضرت صلعم بعض صحابہ کے ہمراہ ایک دفعہ یہود بنی نضیر کے گاؤں میں گئے اور انہوں نے مسلمانوں کو دکھ دینے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو اطلاع دے دی۔ آپ فوراً وہاں سے نکل آئے کفار اپنا سا منہ لے کر رہ گئے (تفسیر معالم وغیرہ) اسی کو اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں یوں بیان فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَهُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ۔ مائدہ ۲۶ مسلمانوں وہ وقت یاد کرو جب یہود تم پر ہاتھ پھیلا رہے تھے اور ہم نے ان

(بقیہ حاشیہ صہ۵۴۹) نے دعویٰ کیا وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ مکہ والوں نے سارا زور لگایا کہ آپ کو قتل کریں مگر آپ بچ گئے۔ (اخبار الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء صہ۶) ۱۲ منہ

کے ہاتھ تم سے روک رکھے۔ۓ

ایسا ہی حضرت مسیح کا معاملہ ہے یہود نامسعود نے انہیں پکڑنے اور تکلیف پہنچانے کی کوشش کی خدا نے اس کے ہاتھوں تطہیر اور زندہ اٹھا لینے کا وعدہ دیا جو جلد بلا توقف پورا ہو گیا فللہ الحمد؀

نوٹ: - اس آیت (کففت بنی اسرائیل عنک) میں کف کا مفعول بنی اسرائیل کو بنایا ہے نہ ک ضمیر مخاطب کو۔ یعنی میں نے دور ہٹائے رکھا بنی اسرائیل (یہود) کو تجھ سے۔ یہ نہیں فرمایا کففتك عن بنی اسرائیل (ہٹا دیا تجھ کو بنی اسرائیل سے) کیونکہ ضرر پہنچانے کا ارادہ یہودیوں کا تھا پس انہی کو ہٹائے رکھنے کا ذکر مناسب ہے (دوم) یہ کہ کف کا صلہ عَنْ ذکر کیا ہے جو بعُد کے لیے آتا ہے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہے لنصرف عنہ السوء والفحشاء پ۱۳ ہم یوسف ؑ سے برائی اور بے حیائی کو دور ہٹا دیں یہ نہیں فرمایا نصرف عنہ السوء والفحشاء۔ (یوسف ؑ کو برائی سے ہٹا دیں) یہ اگر ہوتا تو شبہ ہوتا، کہ یوسف ؑ کے دل میں برائی (قصدِ زنا) آگئی تھی بلکہ اللہ نے برائی اور بدی کے ارادہ کو ہی دور دور رکھا اور یوسف ؑ تک پہنچنے ہی نہ دیا۔ اسی طرح اللہ نے یہود کو حضرت مسیح ؑ سے دور دور رکھا۔

تیسری دلیل جو مدعا بالا کی مؤید ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بوقتِ محصوری آسمان پر لے جانے کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جیسا کہ سابقاً بروایت ابن عباس رضؓ جن کو علمِ قرآن بہ دعا نبوی ؐ حاصل تھا۔ مذکور ہو چکا ہے۔ اسی کی طرف قرآن مجید

ۓ یہود بنی نضیر کی اس شرارت پر انہیں یہ وبال پہنچا کہ وہ جلا وطن کر دیئے گئے (تفسیر ابن کثیر سورۂ حشر) ۱۲ منہ۔

ہیں بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اگرچہ تمام انبیاء کے پاس حضرت جبرائیلؑ آتے رہے۔ مگر اس طرح کا واقعہ کسی نبی کے سامنے پیش نہیں آیا جیسا مسیحؑ کے ساتھ یعنی یہ کہ جبرائیلؑ انہیں دشمنوں کے نرغے سے نکال کر آسمان پر لے گئے ہوں یہی وجہ ہے کہ خاص مسیحؑ کے متعلق آیات میں بار بار آیا ہے اَیَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ (سورہ بقرہ رکوع پ ۳ ع ۱) ہم نے مسیحؑ کو جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ تائید دی۔"

اسی طرح خدا تعالیٰ قیامت کے دن مسیحؑ کو یہ انعام یاد دلائے گا اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (سورہ مائدہ ع ۱۵) اے عیسیٰؑ وہ وقت یاد کر جب میں نے تجھے روح القدس سے تائید بخشی یعنی آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔" انتہی تفسیر ہذا (تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۲۲۶)

آیات بالا کی موجودگی میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ یہود نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھا دیا اور آپ کے ہاتھوں میں میخیں ٹھونکیں۔ ایک صریح گندہ اور کفریہ عقیدہ ہے۔ یقیناً حضرت مسیحؑ باعانت جبرائیل علیہ السلام بحکم و بموجب وعدہ الٰہی جو جلد اور بلا توقف پورا ہونے والا تھا یہود کے ہاتھوں میں مبتلائے آلام ہونے سے پیشتر زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔

سوال جبکہ دیگر تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اسی دنیا میں رکھ کر شر اعداء سے محفوظ رکھا تو حضرت مسیحؑ کی کیا خصوصیت تھی کہ انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ آنحضرت صلعم کو کیوں نہ اٹھا لیا؟

الجواب چونکہ امر مقدر یوں ہی تھا کہ حضرت مسیحؑ نہ صرف بلا باپ پیدا ہونے کے بلکہ ایک عرصہ دراز تک زندہ رہنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کے نشانِ قدرت بنائے جائیں۔ اور آخری زمانہ

ہیں ان کے ہاتھ سے خدمتِ اسلام لے کر آنحضرت صلعم کی شان کو دوبالا کیا جائے کہ آپ کا وہ مرتبہ ہے کہ مستقل اور صاحبِ شریعت و کتاب رسول بھی آپؐ کی اتباع کو اپنی سعادت سمجھیں۔ حتیٰ کہ امت محمدیہؐ کے آگے ہو کر امام الصلوٰۃ بھی بنیں اور گواہی دیں کہ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔ (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو آسمان پر اٹھا لیا۔

مرزائیوں سے ایک سوال

صاحبان! آپ مسیح کی ولادت بلا باپ کو مانتے ہیں جیسا کہ مرزا صاحب کی تصریحات موجود ہیں۔ پس بتلائیے کہ کیا وجہ ہے، خدا نے دیگر انبیاء کو تو ماں باپ دونوں کے ذریعہ پیدا کیا مگر مسیح کو بلا باپ، جو جواب تم اس کا دو گے اسی کے اندر ہمارا جواب موجود ہے۔

چوتھی دلیل

آیات مذکرہ بالا سے بوضاحت ثابت ہو چکا ہے کہ خدا نے یہود کے مکر و فریب سے حضرت مسیحؑ کو بکلی محفوظ رکھا اور انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ اللہ نے حضرت مسیحؑ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (آل عمران ۵۶) ۔ مسیح دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی صاحب وجاہت ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ یہود نے آپ کو صلیب پر چڑھا دیا کیونکہ بائیبل میں مذکور ہے کہ جو دار پر کھینچا گیا وہ لعنتی ہے تو یہ سراسر دنیاوی وجاہت کے منافی و مغائر ہے پس حضرت وجیہ کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے، ایک لعنتی عقیدہ ہے۔ خود مرزا صاحب اس عقیدہ کو خلاف وجاہت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ راقم ہیں:۔

وَجِیۡھًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ۔ دنیا میں بھی مسیح کو اس کی زندگی میں وجاہت یعنی عزت۔ مرتبہ۔ عظمت۔ بزرگی ملے گی اور آخرت میں بھی اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح نے ہیرودیس کے علاقہ میں کوئی عزت نہیں پائی بلکہ غایت درجہ کی تحقیر کی گئی ۔ سچی بات یہ ہے کہ جب مسیح نے ملک پنجاب کو اپنی تشریف آوری سے شرف بخشا تو اس ملک میں خدا نے ان کو بہت عزت دی۔ حال ہی میں ایک سکہ ملا ہے اس پر حضرت عیسیٰؑ کا نام درج ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے اس ملک میں آکر شاہانہ عزت پائی۔" (ص۱۵ رسالہ مسیح ہندوستان میں)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ واقعہ صلیب والا قصہ وجاہت کے سراسر منافی ہے۔ باقی رہا ملک پنجاب میں مسیح کی آمد سو ایک بیہودہ قصہ اور بے ثبوت بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واقعہ صلیب سے قبل حضرت مسیحؑ کو بلا توقف و بجلد "توفی و رفع" کا وعدہ دیا تھا۔ پس کشمیر کا ڈھکوسلہ خلافِ قرآن ہے۔ حضرت مسیحؑ اسی وقت اٹھائے گئے تھے۔

ماسوا اس کے بفرضِ محال مان بھی لیا جائے تو بھی یہ وجاہت کلی نہیں کیونکہ بقول مرزا صاحب جب ایک دفعہ انتہائی رسوائی ہو چکی، پھر عزت ملی بھی تو کیا ملی۔ حالانکہ خدا نے بلا استثنا مسیحؑ کو وجیہ قرار دیا ہے۔

پانچویں دلیل وَقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۔